

وقف ایک اور جماعت احمدیہ کے محاصل

حکومت اور انصاف پسندی کی توجہ کے لئے

از حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی دہلی

۱۱۔ کچھ حصہ سے بعض مخالفت عام یہ سوال اٹھا رہے ہیں اور اس سوال کو انشا انشا حکومت کے محکمہ حکومت اور جماعت احمدیہ کے خلاف اس سے کی کوشش کو ہے جس کو جب پاکستان کی حیثیت سے وقف چاند اول کو اپنی تحویل میں لیا جاوے جو قاتل اول اور ذرا اول اور مسجدوں وغیرہ کے ساتھ وابستہ ہیں حکومت کو چاہئے کہ جماعت احمدیہ کے جماعتی محاصل اور جماعتی جائیداد کو اپنی اپنے قبضہ میں لیکر اس کی کسی طرح انتظام کرے جس طرح کہ کراچی اول اور قلعہ اول اور مسجدوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محاصل کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

۱۲۔ یہ الٹا مختلف لوگوں کی طرف سے طعنہ جاری ہے اور غلط واقعات اور غلط حالات پیش کر کے نہ صرف جماعت کے خلاف نگار بنی گئے ہیں بلکہ یہ ہے جو حکومت کے خلاف افسروں کے ذہن میں بھی بطنی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہماری طرف سے کسی بے وفائی یا غرضی کے بغیر اس وقت یہ پکینہ لکھا جا رہا ہے یا چاہئے اور حجت اور خیر کے ساتھ بدلائی بنایا جا چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مرکزی جائیداد اور محاصل کے حالات مسجدوں اور مزاروں اور خانقاہوں اور قریع خانوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محاصل سے اتنے مختلف اور متضاد ہیں کہ ہر ایک شخص کو اپنی اپنی رائے سے اس فرق کو سامنے لے کر مانتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی جائیدادوں اور محاصل کے ایک طبقے کی طرف سے ہر ایک کی رائے سے اس مسئلہ پر جاری ہے اس لئے ہم ایک وفد بھیجا اور وضاحت کرے یہ آخری وفد ہوا اور خود اس شخص کا مقصد اور اس وقت اب اس کے لئے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱۳) یہاں یہ سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے وقف ایکٹ کا سوال ہے کیا جماعت احمدیہ کی جائیدادوں اور محاصل میں اس طرح کے تحت قانونی طور پر وقف کیے جاسکتے ہیں یا بعض ریگیوں اور قانون دانوں کا خیال ہے کہ وہ محکمہ وقف کی اجازت کے مطابق وقف قرار نہیں دیے جاسکتے۔ پھر یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ کے جماعتی محاصل کسی ایک شخص یا چند افراد کے لئے وقف نہیں اور وہ وہ محض مقامی ہیں بلکہ نہایت وسیع جغرافیہ اور وسیع اثرات پر پھیلے ہوئے عالمگیر ثابت دیکھتے ہیں لیکن یہ حال یہ ایک قانونی سوال ہے اور ہر قانون دان نہیں جانے اس لئے کہ اس جماعت میں نہیں جانے چاہئے اور وقف وغیرہ کے سوال کے قانون دانوں کے سامنے پر چھوڑا ہوا ہے جس کا آخری فیصلہ ہر حال میں ان شخصوں کی حکومت کے ہاتھ میں ہے اور حکومت اپنے قانون کو آخر میں اور اس کی غرض و نیت اور اپنے مصالح کا بہتر سمجھتی ہے۔

۱۴۔ یہاں یہ سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی جائیدادوں اور محاصل وقف ایکٹ کے تحت وقف کی گئی ہیں یا نہیں تو پھر بھی کیا حکومت انہیں جائز طریق پر اپنی تحویل میں لے سکتی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے محاصل کا طریقہ انسانی جائیدادوں کے انتظام کا معیار اور حسابی معیار ان کا ہر طریقہ اور پرتالی کا اصول اور ان جماعت کا تنوع (یعنی ہمارے خدوں میں منقسم ہونا) اور انتظام کی عالمگیر وحدت اور جماعت کے مخصوص تقویات ویسے ہیں کہ کسی صورت میں بھی ان کے اصل واد میں کسی ممبر کے مطابق بھی نہیں تاکہ کسی مسجدوں اور مزاروں اور خانقاہوں اور قریع خانوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محاصل اور خیرات کی رعیت پر خیرات نہیں کیا جاسکتا کہ وقف کیا۔

۱۵۔ یہاں یہ سوال یہ ہے کہ اس نے مزاروں اور خانقاہوں اور مسجدوں اور قریع خانوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محاصل کی جائیدادوں اور ان کے محاصل کو اپنی تحویل میں لے کر اس میں خیرات کو روک دیا ہے۔ ہر ایک اس میں اس میں ہر ایک کی جائیدادوں ایک ایسے حصہ سے قریعہ خیرات ذاتی جائیدادوں بلکہ وہ بھی نہیں اور ان کے محاصل اور خیرات کا کوئی قسم نہیں انتظام نہیں تھا۔ لیکن اگر اس کے مقابل پر خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مرکزی جائیدادوں اور محاصل کے حلال دیکھے جائیں تو عظیم الشان، تیار اور فریق آسمانی کا فرق نظر آئے۔

(۱۶) یہاں یہ سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی جائیدادوں اور محاصل میں اس طرح کے وقف ایکٹ کے تحت قانونی طور پر وقف کیے جاسکتے ہیں یا بعض ریگیوں اور قانون دانوں کا خیال ہے کہ وہ محکمہ وقف کی اجازت کے مطابق وقف قرار نہیں دیے جاسکتے۔ پھر یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ کے جماعتی محاصل کسی ایک شخص یا چند افراد کے لئے وقف نہیں اور وہ وہ محض مقامی ہیں بلکہ نہایت وسیع جغرافیہ اور وسیع اثرات پر پھیلے ہوئے عالمگیر ثابت دیکھتے ہیں لیکن یہ حال یہ ایک قانونی سوال ہے اور ہر قانون دان نہیں جانے اس لئے کہ اس جماعت میں نہیں جانے چاہئے اور وقف وغیرہ کے سوال کے قانون دانوں کے سامنے پر چھوڑا ہوا ہے جس کا آخری فیصلہ ہر حال میں ان شخصوں کی حکومت کے ہاتھ میں ہے اور حکومت اپنے قانون کو آخر میں اور اس کی غرض و نیت اور اپنے مصالح کا بہتر سمجھتی ہے۔

(۱۷) یہاں یہ سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی جائیدادوں اور محاصل وقف ایکٹ کے تحت وقف کی گئی ہیں یا نہیں تو پھر بھی کیا حکومت انہیں جائز طریق پر اپنی تحویل میں لے سکتی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے محاصل کا طریقہ انسانی جائیدادوں کے انتظام کا معیار اور حسابی معیار ان کا ہر طریقہ اور پرتالی کا اصول اور ان جماعت کا تنوع (یعنی ہمارے خدوں میں منقسم ہونا) اور انتظام کی عالمگیر وحدت اور جماعت کے مخصوص تقویات ویسے ہیں کہ کسی صورت میں بھی ان کے اصل واد میں کسی ممبر کے مطابق بھی نہیں تاکہ کسی مسجدوں اور مزاروں اور خانقاہوں اور قریع خانوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محاصل اور خیرات کی رعیت پر خیرات نہیں کیا جاسکتا کہ وقف کیا۔

(۱۸) یہاں یہ سوال یہ ہے کہ اس نے مزاروں اور خانقاہوں اور مسجدوں اور قریع خانوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محاصل کی جائیدادوں اور ان کے محاصل کو اپنی تحویل میں لے کر اس میں خیرات کو روک دیا ہے۔ ہر ایک اس میں اس میں ہر ایک کی جائیدادوں ایک ایسے حصہ سے قریعہ خیرات ذاتی جائیدادوں بلکہ وہ بھی نہیں اور ان کے محاصل اور خیرات کا کوئی قسم نہیں انتظام نہیں تھا۔ لیکن اگر اس کے مقابل پر خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مرکزی جائیدادوں اور محاصل کے حلال دیکھے جائیں تو عظیم الشان، تیار اور فریق آسمانی کا فرق نظر آئے۔

(۱۹) یہاں یہ سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی جائیدادوں اور محاصل وقف ایکٹ کے تحت وقف کی گئی ہیں یا نہیں تو پھر بھی کیا حکومت انہیں جائز طریق پر اپنی تحویل میں لے سکتی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے محاصل کا طریقہ انسانی جائیدادوں کے انتظام کا معیار اور حسابی معیار ان کا ہر طریقہ اور پرتالی کا اصول اور ان جماعت کا تنوع (یعنی ہمارے خدوں میں منقسم ہونا) اور انتظام کی عالمگیر وحدت اور جماعت کے مخصوص تقویات ویسے ہیں کہ کسی صورت میں بھی ان کے اصل واد میں کسی ممبر کے مطابق بھی نہیں تاکہ کسی مسجدوں اور مزاروں اور خانقاہوں اور قریع خانوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محاصل اور خیرات کی رعیت پر خیرات نہیں کیا جاسکتا کہ وقف کیا۔

خوش قسمت ننھی روپینا

روپینا کی پہلی انٹرنیٹ پینل میں دوستوں کی حوصلہ سے روپینا کی والدہ کا... ہمارے بچے جتنے بھی تھے، روپینا کی والدہ نے اس سے دلچسپی سے انہی انٹرنیٹ کے لئے انعام کی پانچ سو روپے۔ خوش قسمت روپینا نے مسابقت میں آگے بڑھ کر ۲۰۰۰ روپے کا انعام جیت لیا۔ یہ روپے جیتا روپینا کے لئے قسمت قسمت کی دعا کی بدولت اسکو جیتنے میں

بہت سی کوشاں حاصل ہو گئی تھیں۔
 سب سے پہلے یہاں سے انعام کے لئے وقت فراغت فرمیتے تھے۔
 روپینا کی والدہ نے ایک ایسا انعام دیا کہ انعام والی باپ اپنے بچے کو دے سکتے تھے۔
 آپ ان کے لئے جتنے بھی جو کم خرچہ ہوئے، گھر سے لے کر اس کی بدولت
 انکی زندگی میں اسے بہت بڑا انعام مل جائے۔



۳۰ جون تک
انعامی بونڈ
 پہلی آن لائن کوئیز والی تیسری قسط
 آزاد پینل میں جیتے

سلاش کے نام اس وقت جاری ہے

- ۵ لاکھ بونڈ کے مرحلے پر
- ۲۰۰۰ روپے کا انعام
- ۵۰۰ روپے کا انعام
- ۲۵۰ روپے کا انعام
- ۱۰۰ روپے کا انعام
- ۵۰ روپے کا انعام
- ۲۵ روپے کا انعام

نوٹ: انعامی بونڈ کی کوئیز مکمل شدہ ۱۵ مارچ سے پہلے جیتنے والی بونڈوں میں سے ہونا چاہئے۔

